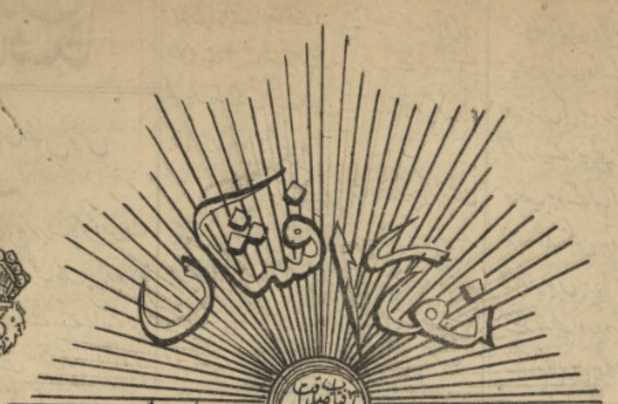








حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷ جلد ۱۳ | لودیانہ ۲ جولائی ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۹ پائی

گلدستہ اخبار

روس کی وزارت نے انگلستان کی وزارت سے جواب طلب کیا ہے کہ ہم کو لارڈ سالسبری وغیرہ نے دغاباز اور زیرک کس واسطے کہا تھا۔ کوئٹہ میں ہیضہ نمودار ہوگیا ہے اور لوگوں کو جو بطور قلی وہاں گئے تھے کہا گیا ہے کہ تم اور جگہ قیام کرو۔ کابل میں انگریزی وکیل نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ پشاور سے کابل تک تار برقی کا سلسلہ بہت جلد قائم ہونے والا ہے۔ پختہ خبر ہے کہ امیر کابل نے سرکار انگریزی سے وعدہ کر لیا ہے کہ جس وقت روس کے ساتھ جنگ ہو تو افغانستان سے انگریزی فوجیں بلا روک ٹوک گذر جاوینگی۔ خبر آئی ہے کہ حضور ڈیوک آف کناٹ صاحب پھر ہندوستان میں تشریف لاوینگے۔ بدخشان میں وہاں کے حاکم کے برخلاف بغاوت کا زور ہے۔ انگلستان کی جدید وزارت ۲۔ جولائی سے اپنا کام شروع کرے گی۔ نینیتال میں منادی ہوئی ہے کہ جسکو سرکار انگریزی کی نوکری کرنی منظور ہو وہ اپنا نام دفتر انگریزی میں درج کراوے۔ کاشمیر میں ۲۵۔ جون تک بھونچال کے صدمہ سے تین ہزار آدمی فوت ہو چکے ہیں۔ دیسی اخبارات میں جو شائع ہوا تھا کہ دیسیوں کو والنٹیر بنانے کا حکم ہوگیا ہے سو اب معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط ہے۔ ہسپانیہ میں ہیضہ کا اسقدر زور ہے کہ وہاں پر ۳۔ دن میں ۲۔ ہزار آدمی مر گئے۔ سرکار انگریزی کی طرف سے یارقند میں ایک مستقل ایجنسی قائم ہوگی۔ روس بڑی کوشش کر رہا ہے کہ جسطرح ممکن ہو افغانستان میں غدر مچ جاوے۔ قندوز میں روسیوں نے اپنے جاسوس بتجارانہ بھیس میں روانہ کئے ہیں۔ بھوٹان کا بادشاہ رعایا کی مفسدہ پردازی سے سخت تنگ ہو رہا ہے۔ ملتان سے ڈیرہ غازیخان و بنوں وغیرہ سرحد تک ریل جاری کیجاویگی۔ شاہ ایران کا ایک سفیر روسی فوج کے ہاتھ آگیا جو قید کر لیا گیا ہے۔ مہدی کاذب کے پاس بہ نسبت پہلے کے اب جنگی سامان بہت ہوگیا ہے۔ خدیو مصر کی بابت سنا جاتا ہے کہ اُسکا ارادہ ہے کہ سلطنت مصر سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ ہرات میں آجکل تپ کا بڑا زور ہے اور سنا گیا ہے کہ تپ مہلک ہے اور جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے۔ روسیوں نے کوئیل پورٹ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب اُسکی قلعہ بندی کر رہے ہیں۔ ایوب خان کو بھگا لیجانے کی کوشش روسی حکام بڑی دلیری کے ساتھ کر رہے ہیں مگر شاہ ایران نے ایوبخان پر چوکی پہرہ قائم کر دیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ امیر کابل اور روس کے درمیان تجارتی عہدنامہ ہوگیا ہے اور روس کی ایک تجارتی ایجنسی مرو میں رہا کرے گی۔ قلعہ باسٹوپل پر روسیوں نے توپیں چڑھا دی ہیں اور ۵۔ ہزار فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ قلعہ مذکور میں مقیم رہے۔ سرحدی کمیشن نے پھر اپنا مقام جو ہفتہ گذشتہ میں پسند کیا تھا چھوڑ دیا ہے اور ہرات سے بہت دور چلی آئی ہے۔ مسٹر گلیڈاسٹون کو ارل کا خطاب دیا گیا تھا مگر صاحب موصوف نے خطاب لینا منظور نہیں کیا ہے۔ روسی گورنمنٹ نے جنگی اخراجات کے لئے ۲۔ کروڑ روپیہ کا اشتہار دیا ہے کہ ہمکو دو کروڑ روپیہ قرض کے طور پر کوئی دیدے۔ غزنی کا حاکم چاہتا ہے کہ بہت جلد استعفاء داخل کر دوں کیونکہ وہاں کی رعایا اُسکی عزت نہیں کرتی ہے۔

نورافشاں

سنگدلی حاکمانِ روس
نمبر ۳

دوسرے دن صبح کو برف کا گرنا موقوف ہوا اور آسمان کا رنگ صاف ہو گیا ملک میں ادھر ادھر ٹیلے نظر آئے جنپر اچھے اچھے درخت لگے تھے پر انکے اوپر بھی برف تھا اور میدانوں میں اسقدر کہ چار فٹ گہرا ہو موجود تھا۔ راہ پہچاننے کے لئے چوبوں کی ایک قطار تھی اور ہر ایک کے اوپر لکڑی کا ایک سیاہ تختہ جڑا ہوا تھا۔ کوئی بستی یا حویلی کہیں نظر نہیں آئی تمام سرزمین بالکل ایک ہولناک ویرانہ تھی گویا موت کا ملک تھا جسمیں کوئی نہ جی سکے اور جس سے ہوکے کوئی اسیر کبھی بھاگنے کی امید نہ رکھ سکے +

اُس ملک میں کوئی چوکی یا روسی سپاہی پائے نہ گئے۔ کیونکہ وہاں پر انکی حاجت بھی نہ تھی تاتاری لوگ جو وہاں چوکی دیتے تھے وے چھوٹے تنگ اور نہایت ناقص تہخانوں میں رہتے تھے انکی چھتیں زمین کے برابر و برف سے ڈھپی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور فقط دو دکش کے دھوئیں سے پہچانی جاتی تھیں۔ دو دن کے بعد ایک آباد ملک میں نکل آئے جہاں ایک بڑی ندی تھی اور اسکے کنارے پر چند تاتاری جھونپڑیاں نظر آئیں پہاڑ بھی تھے جن پر اچھے اچھے درخت دکھائی دیتے تھے اور انکے پتے جاڑے کے موسم میں بھی خوب سبز رہتے تھے۔ شام کو جب گاڑی ایک اُتار پر پھسلتی چلی جاتی تھی تو دریا پر بھاری بھاری بج گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد ایک شہر دیکھنے میں آیا۔ کوچوان نے چابک سے اشارہ کر کے فخر سے کہا کہ دیکھو طبولسک کیسا بڑا شہر ہے جھونپڑیوں کی قطار سے گذر کے ایک گرجا کے سامنے آئے اور وہاں چند مکانات ایک منزلہ اچھے طور پر تعمیر کئے ہوئے پائے انہیں سے سب سے بڑے مکان کے آگے جسمیں گورنر رہتا تھا گاڑی ٹھہرائی گئی +

گاڑی کے تھمتے ہی بہت سے نوکر چاکر پوستین پہنے ہوئے نکل آئے جنکے چہرے عجیب معلوم ہوئے کہ انکا رنگ زرد آنکھیں ترچھی ناک چپٹی اور ہونٹھ سکڑے ہوئے تھے تاتاری سپاہی نے ان میں سے ایک کو پروانہ دیا۔ وہ اُسے فوراً بھیتر لیگیا اور پھر آکے اسیروں کو حکم دیا کہ اتر کے پیچھے پیچھے چلے آویں۔ وہ انہیں ایک دالان میں لے گیا جسمیں آئینہ دار چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں دو طرفہ باہر بغیر تھیں بیچ میں ایک ولائتی گلخن تھا جسمیں آگ خوب جل رہی تھی۔ اسیروں کو اُسمیں آگ تاپنے کی اجازت ملی۔ لیکن نوکر چاکر انہیں گھیر کے گھورنے لگے گویا کہ درندے گھور رہے ہیں +

اسی طرح آدھا گھنٹہ گذرا۔ گالون اور اُسکے رفیقوں نے نوکروں کی گفتگو سے دریافت کیا کہ گورنر صاحب خاصہ نوش جان فرما رہے ہیں۔ اور جب فراغت پاویں تب بلاوینگے۔ آخر کار وقت پہنچا اور یہ تینوں اسیر کانپتے ہوئے اُس نوکر کے پیچھے گئے جو انکی خاطر کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جاتے ہی وہ دوسرے دالان میں آئے جو دفتر خانہ کی مانند معلوم ہوا اُسمیں چند کاتب لکھتے تھے اُس کمرے کے ایک کھلے ہوئے دروازے سے ایک اور کمرہ دکھائی دیتا تھا جس میں میز اور چوکی خوب سجی ہوئی تھی اُسمیں کئی ایک روسی عہدہ دار اور تین روسی پادری می نوشی کر رہے تھے میر مجلس نے جنرل کی پوشاک پہنی ہوئی تھی بیشک یہ گورنر تھا جب وے اُس کمرے میں داخل ہوئے تو اُسنے اُنسے اشارہ کیا کہ نزدیک آویں۔ گالون اشارہ پاکر نزدیک آیا اور اچھے خاندان والے کی مانند آداب بجالایا پھر تینوں کی صورت پر خوب ملاحظہ کر کے معلوم ہوا کہ گورنر نے اُنپر کچھ مہربانی کرنی چاہی کیونکہ اُن سے مخاطب ہو کے کہا کہ تینوں کے پروانے ایسے ہیں کہ جہانتک ممکن ہو تم سے ملائمت کرنا ضرور ہے لیکن میں ملکہ کا نوکر ہوں اور اُسکی فرمانبرداری کرنا مجھے فرض ہے اسلئے تمکو کچھ اور دور تک خواہ نخواہ بھیجنا پڑیگا تم میں سے کسکا نام گالون ہے گالون نے عرض کی جناب میں ہی ہوں اور کچھ زیادہ نزدیک گیا گورنر نے پوچھا کہ ماسکو میں تم کیا کام کرتے تھے اُس نے جواب دیا کہ میں تجار تھا تمہارا کیا جرم تھا جس کے باعث گرفتار کئے گئے جناب مجھے مطلق معلوم نہیں کہ کس سبب سے میں قید ہو گیا اُسپر گورنر نے ہنس کے کہا کہ تم تو بہادرانہ طبیعت رکھتے ہو لیکن ٹھیک جانو کہ اپنا جرم چھپانے یا مان لینے سے اب تو نہ کچھ تمہارا بھلا نہ برا ہو سکتا ہو میرا یہ سوال اتفاقیہ ہوا کہ زیادہ سزا دینا میرے اختیار میں نہیں تمہارے مقدمہ کا انفصال تو ہو چکا ہو تم تو یہاں اسیری کی حالت میں جلاوطن ہو کے آئے ہو اب یہاں سے کبھی ہٹنے نہ پاؤ گے جناب میری قبیلہ اور لڑکے بالے ہیں اور میں ہمیشہ نیک اور وفادار آدمی تھا اور اپنی ملکہ کی تابعداری میں نے برابر کی اور ایسے آدمی کو آپکا کلام نہایت سخت معلوم ہوتا ہو کہ جس سے مجھکو مطلق تسلی نہیں ہوتی خیر دانشمندی کے ساتھ مجھسے کہو کہ کس سبب تمپر نالش کی گئی جہانتک میں تمہیں راست باز پاؤنگا وہاں تک میں تمہارے ساتھ ملائمت کرونگا + باقی آیندہ

بقیہ سکھ مذہب کی روسے مکتی یعنے نجات کے اصول از روئے گرنتھ

پہلے میں نانک صاحب کے آدگرنتھ سے دکھلاؤنگا کہ اُسمیں مکتی کے جو اُپاؤ یعنے بندوبست ہیں اُن سے مکتی ہو سکتی ہے یا نہیں - اور پھر مختصر طور پر اُنکا بیان کرونگا +

گرنتھ سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کے لئے پانچ خاص باتیں نہایت ضروری ہیں - جنکو میں ذیل میں درج کرکے ہر کو ایک ایک کرکے دکھاؤنگا کہ ان اُپاؤں سے انسان کی نجات بالکل نہیں ہو سکتی - گنہگار کے گناہ ہرگز معاف نہیں ہو سکتے - اور پرمیشور راضی نہیں ہو سکتا بلکہ یہہ سب باتیں پرمیشور کی مرضی کے برخلاف ہیں - تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ گنہگار کو ان اصولوں سے بخش دے +

پہلا اصول - جو گرنتھ سے ملتا ہے یہہ ہے - پرمیشور کا نام جپنا +

دوسرا - ایضاً ایضاً - جپ - تپ سجم دھرم کمانا +

تیسرا - ایضاً ایضاً - کرنی یعنے نیک کام کرنے سے +

چوتھا - ایضاً ایضاً - سنتوں یعنے فقیروں کی ٹہل یعنے خدمت کرنا +

پانچواں - ایضاً ایضاً - جون بھگتنا یعنے تناسخ کا ہونا +

پہلا اصول نجات کا جو گرنتھ سے ملتا ہے پرمیشور کا نام جپنا ہے +

جیسا کہ جپجی - تلنگ محلہ پہلا - گھر تیسرے میں لکھا ہے - چوپئے "ہوں قربانے جاؤں مہربانا ہوں قربانے جاؤں - ہوں قربانے جاؤں تنہاں کے لین جو تیرا ناؤں - لین جو تیرا ناؤں تنا کے ہوں صدقے جاؤں" - یعنے نانک صاحب کہتا ہے کہ جو تیرا نام لیتے ہیں میں اے مہربان خدا اُنپر قربان ہوں - میں اُنپر سو دفعہ قربان ہوں - پھر راہ راس - آسا محلہ ۴ - سو پورکھا میں لکھا ہے ہر دھیاوے ہر دھیاوے تد ھ نوں جی - سو جن جگ میں سکھ واسی - سو سکت سو مکت بھی جن ہر دھیا جی - ترن ٹوٹی جم کی پھانسی" - یعنے اے پرمیشور جو تیرا نام لیوے سو آگے نجات پاوے - اُنکو نجات ملی جنہوں نے تیرا نام لیا - اور اُنکی جمکی پھانسی بھی ٹوٹ گئی یعنے موت سے چھوٹ گئے - پھر راہ راس محلہ ۵ میں یوں لکھا ہے - ہر پراپت مانس دیہہ ریا - گوبند ملن کی یہہ تیری بریا - اور کاج تیرے کتے نہ کام - مل سادہ سنگت بھج کیول نام - یعنے تجھ کو آدمی کی ذات جو بخشی گئی ہے اُسمیں تجھے خدا کو ملنے کا موقع ہے - اور کوئی کام تیرے کچھ کام نہ آئیگا فقیروں کو مل اور خدا کا نام لے - پھر یہہ بھی لکھا ہے کہ کل سرشٹی سے راجہ دکھیا - ہر کا نام جپے سکھیا - یعنے بادشاہ دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں ہے آرام میں وہی ہے جو پرمیشور کا نام لیتا ہے +

اوپر کے ذکر کے سوا گرنتھ میں اور بہت جگہ اسبات کا ذکر ہے کہ پرمیشور کے نام لینے ہی سے مکتی ہوتی ہے - اور نہ صرف ذکر ہی ہے بلکہ بعضی جگہوں میں یوں ہی پرمیشور کا نام بار بار لکھا ہے مثلاً تو ہی ہیں - تو ہی ہیں کرکے بار بار لکھا ہوا ہے کئی بانیوں میں - اور جب کوئی سکھوں سے پوچھے کہ اس نام جپنے سے کیا مطلب ہے اور وہ نام کیا ہے تو یہہ جواب دیتے ہیں - اور نام بہت اچھے سمر سو بادی ہیں - سو ہنگ نام اچھا ہے سب ملا وا ہے - یعنے اور سب نام جھوٹھے ہیں جو اُنکو لیتا ہے جھوٹھا جھگڑا کرنے والا ہوتا ہے - پر سو ہنگ نام سچا ہے جو اُسکو جپتا ہے خدا سے ملیگا +

واضح ہو کہ نام جپنے کے لفظی معنے ایک نام کو بار بار لینا ہے - اگر بھائی سکھوں کا عقیدہ یہی ہے کہ پرمیشور کے بار بار نام لینے سے یا واہ گرو واہ گرو کہنے سے نجات ہوتی ہے تب تو ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ بھائی سکھ بڑی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں - اور ذرہ بھی خیال نہیں کرتے کہ خدا کے نام کے بار بار لینے میں عزت ہے یا بے عزتی ہے - پرمیشور تو کل کا کرتا اور بڑا مہان اور پرم برہم جیوتی سروپ ہے اُسکے بار بار نام لینے میں اُسکی کیسی بڑی بے عزتی نہ ہوگی - کیا اگر کوئی شخص کسی ذی عزت آدمی کے سامنے کھڑا ہوکر اُسکا نام ہی بار بار لیتا رہے تو وہ اُسکو عزت کا سبب گنیگا یا ذلت کا - بے شک اُسکو وہ بے عزتی کا سبب گنیگا - تو کتنا زیادہ وہ خدا عزت کے لائق ہے - تو کیا اس اصول سے خدا کو گنہگار راضی کرے گا اور اُس سے انعام کا امیدوار ہوگا - پیارے بھائیو خدائے قادر اور بزرگ کے نزدیک یہہ بات کبھی قبول نہ ہوگی کہ آپ لوگ خدا کے نام کی بے عزتی کرکے اُسکی درگاہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو - بلکہ ایسا کرنے سے تو آپ لوگ اپنے اوپر ایک اور بڑا بھاری جرم چڑھاؤ گے - کیونکہ خدا نے اس شرع میں جو اُس نے اپنے نبی کی معرفت نبی آدم کے واسطے بھیجی صاف بیان کیا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ مت لے کیونکہ جو اُسکا نام بے فائدہ لیتا ہے وہ اُسے بے گناہ نہ چھوڑے گا - آپ گوش ہوش سے ذرا سوچو کہ اگر ایک مجرم حاکم کے روبرو اگر اپنے جرم کا اقراری ہو اور ساتھ ہی حاکم کا بار بار نام بھی لئے جاوے - اس امید سے کہ حاکم اُسکے جرم کو معاف کرے - تو کیا اُسکا مطلب ادا ہوگا اور وہ اپنے جرم سے بری ہوگا - آپ اسی سے فیصلہ کر لیویں - اگر یہہ ممکن ہو تو یہہ بھی ممکن ہوگا کہ گنہگار صرف خدا کا نام لینے سے ہی بخشا جاوے اور اُسکی نظر میں مورد لطف ہو +

دیکھنے میں آتا ہے کہ بھائی سکھ نام جپنے ہی کے بڑے مشتاق ہیں کیونکہ ہر صبح اُٹھتے ہی واہ گرو واہ گرو کرنا شروع

کرتے اور صرف جپجی کا جو گرنتھ کا پہلا حصہ ہے پاٹھ کرنا بڑا ثواب سمجھتے ہیں۔ اے پیارے سکھو صبح کا وقت تو خدا کے حضور شکر کی قربانی گذراننے کا بڑا عمدہ موقع ہے کہ اُس نے رات بھر حفاظت سے رکھا اور صبح کی روشنی دکھائی۔ صرف خدا کے نام لینے میں اُسکی شکرگذاری سمجھی نہیں جاتی ٭

گنہگار ہر ایک روحانی اور آسمانی نعمتوں کا بھوکھا اور پیاسا ہو رہا ہے اور وہ نعمتیں صرف خدا ہی سے اُسکو مل سکتی ہیں۔ ضرور ہے کہ گنہگار اسی کیطرف دست دعا ہو اور اپنی کمزوریوں کا اُس سے ذکر کرے اور اپنی حاجتوں کا اُسکے حضور بیان کرے اور التماس کرے کہ خدا اُسکو یہہ نعمتیں عنایت کرے۔ اور نہ کہ صرف اُسکا نام ہی لئے جاوے۔ مثلاً ایک لڑکا بھوکھا اور پیاسا اور ننگا ہو وہ اپنے باپ کے پاس جا کے اُسکا نام لیتا جاتا ہو اور کچھ اُس سے نہیں مانگتا تو کیا اس بات سے اُسکا باپ لڑکے کو کھلائیگا یا پلائیگا اور کپڑا پہنائیگا نہیں بلکہ وہ اُسے کہیگا کہ تو کیا مانگتا ہے مانگ میرا نام کیوں لئے جاتا ہے۔ آپ کہو گے کہ لڑکے کا باپ تو غیب کی بات نہیں جانتا اور بغیر لڑکے کے مانگنے کے اُسکی حاجتوں سے واقف نہیں ہو سکتا۔ خدا تو سب کچھ جانتا ہے پر اگرچہ یہہ بات سچ ہے کہ خدا جانتا ہے مگر اُسنے اپنے کلام میں کہا ہے مانگو تو تمکو دیا جاویگا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جاویگا۔ متی ۷۔ باب ۷۔ آیت اس لئے گنہگار کو چاہئے کہ خدا کے حضور اپنی حاجتیں پیش کرے اور نہ کہ صرف اُسکا نام ہی لیتا جاوے ٭

غرضکہ خدا کے نام کے جپنے سے نہ تو ہمارے گناہ دور ہو سکتے ہیں اور نہ ہم خدا کے حضور پہنچ سکتے ہیں اسلئے یہہ نجات کا سکھی اصول مکت دایک۔ (ویتیوالا) نہیں ٭

باقی آیندہ

استحفاظ سرحد ہندوستان

روسیوں کی پیشقدمی سے انگلستان و افغانستان کے تعلقات پر عرصہ سے بحث ہو رہی ہے مختلف طور پر اُنکا اظہار کیا جاتا ہے۔ انگلستان کے پولیٹکل فرقوں میں اختلاف ہے۔ بعض جغرافیہ دان اشخاص کی رائے ہے کہ افغانستان زیر سایہ انگلستان رہے کیونکہ ایسی صورت میں روس ہندوستان سے دور رہیگا اور اُسکے بالکل کارروائی کرنے میں روس کو ہندوستان سے قربت حاصل کرنے کا موقع ملیگا۔ بعض کا خیال یہہ ہے کہ افغانستان کو اُسکی قسمت پر چھوڑ دینا اور ہندوستان کے سرحدی مقامات کو مضبوط کر لینا لازم ہے انگلستان کو کچھ ضرور نہیں کہ دور دراز مقامات کی نسبت جیسے کہ پنجدیہہ اور ہرات وغیرہ میں جھگڑا کرے۔ بعض اس حکمت عملی کے اختیار کرنے کی انگلستان کو تحریک کر رہے ہیں کہ اپنے سرحدی مقامات کو حرب و ضرب اور مورچوں اور قلعوں سے قوی کرے اور افغانستان کی بھی اعانت کرتا رہے۔ یہی رائے ہم نے بھی بارہا ظاہر کی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ پہلے انگلستان سرحد کے استحکام پر متوجہ ہو۔ آج یا جب کبھی روس افغانستان سے چھیڑ چھاڑ کرے انگلستان کو اطمینان رہے گا افغانستان مختلف جنگجو قوموں کی بود و باش کا گویا مجموعہ ہے غیر ممکن ہے کہ سرزمین افغانستان روسی فوج کے واسطے پھولوں کا فرش ہو تمام افغانی قومیں اُس سے جنگ پر آمادہ ہوں گی جنگ میں دو ہی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فتح یا شکست اس بات سے تو بڑے بڑے مدبران ملک واقف ہیں کہ روس سے افغانستان مدت تک جنگ نہیں کر سکتا۔ مگر جب انگلستان اُسکا حامی و سرپرست رہیگا اور اُسکے سایہ میں افاغنہ جنگ کرینگے تو اُس حالت سے ہزارہا درجہ بہتر ہے کہ افغانستان تنہا روس کا مقابلہ کرے اسی پالیسی کے اختیار کرنے میں انگلستان کا بہبود قائم ہے۔ مگر ابھی مختلف خیالات ہیں اور کوئی قول فیصل نہیں ہوا کہ انگلستان افغانی حکمت عملیوں میں بلحاظ ملکی مصلحتوں کے کیا ترمیم پسند کرتا ہے بظاہر تو وہی حکمت عملی ہے جو لارڈ لٹن کے بعد لارڈ رپن نے اختیار کی تھی اور اُسکے بموجب ہتھیار اور روپیہ افغانستان کو بھیجا گیا اور حال میں حکم ہے کہ بہت جلد دس لاکھ روپیہ روانہ کیا جائے اب لبرل حکومت کی بجائے کنسرویٹو حکومت ہوئی ہے دیکھیں اسکا برتاؤ کیا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کنسرویٹو حکومت کے زمانہ میں حکمت عملی افغانستان کی ترمیم اُسی کینڈے پر ہوگی جیسے کہ لارڈ لٹن کے عہد میں ہوئی تھی اور اکثر انگریزی اخبارات بھی اسی پالیسی کے اختیار کرنے پر گورنمنٹ کو مجبور کرنا چاہتے ہیں مگر باعتبار لارڈ لٹن کے زمانہ کے اس زمانہ کے حالات بدلے ہوئے نظر آتے ہیں اگر قندھار پر پیشقدمی ہوگی تو روس ہرات پر بڑھے گا۔ پس زمانہ کا رنگ دیکھکر کنسرویٹو اپنی حکمت عملی قائم کرینگے۔ انگلستان میں یہہ بھی چرچا ہے کہ ہرات کلید ہندوستان نہیں ہے اور چرچا کیا معنے نائنٹینتھ سنچوری ایسے رسالوں میں مضامین مشتہر ہونا شروع ہوئے کہ ہرات کا کلید ہندوستان سمجھنا غلطی ہے۔ روسی اخبار ایسی تحریروں کو اپنی گورنمنٹ کے دعوے کا موید سمجھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جب ہرات کلید افغانستان تسلیم نہیں کیا جاتا تو روسی پیشقدمی ہرات پر کیوں غل و تہدید کیا جاتا ہے ٭

مئی کے نائنٹینتھ سنچوری میں جو مضمون میجر جنرل ہنری گرین صاحب کے۔ سی ایس آئی کا درج ہوا ہے۔ اور جسکا ہیڈنگ "ہندوستان کی بڑی دیوار" ہے

اسمیں اُنہوں نے ثابت کیا ہو کہ ہرات کلید ہند نہیں ہو اور یہہ بھی لکھتے ہیں کہ ✦

اب ہمیں اولاً اس موجودہ ہندوستانی سرحد کی تحقیقات کرنا چاہئے یہہ سرحد جنوب میں بحر ہند اور کراچی سے شروع ہوتی ہو اور شمال میں پشاور تک منتہی ہوتی ہو اس کل لمبائی کے کنارے کنارے جو درحقیقت ایک مسافت سات سو پچاس میل کی ہو برابر سلسلہ کوہ سلیمان ممتد معلوم ہوتا ہو یہہ سلسلہ پہاڑوں کا اس اثنائے طوالت میں ایک اُس کیفیت پر پایا جاتا ہو کہ نہ اسکی اونچائی یکساں حالت پر او رنہ ہمواری ایک طور کی ہو اور خود ان پہاڑوں میں بہت سے دروں کے زخم لگے ہوئے ہیں - ان میں سے دو دوسرے بہت مشہور ہیں ایک کو درہ بولن اور دوسرے کو درہ خیبر کہتے ہیں یہہ دونوں پشاور کے شمال میں ہمالیہ پہاڑ سے ملگئے ہیں مشرق سمت ان پہاڑوں کے دامن میں جہاں تک انکی لمبائی ہو اُس سے متصل ایک تختہ بیابان کا ایسا چلا گیا ہو جسکے کنارے پر کچھہ مزروعہ زمین نہایت سرسبز و شاداب بطور جھالر کے ملی ہوئی معلوم ہوتی ہو اسکے بعد دریاے سندھ ملتا ہو جو اپنے دہانے سے پشاور کے آگے تک نہایت عمیق ہو یہہ مقام اٹک تک بہتا ہوا چلا گیا ہو اس پہاڑی سلسلے کے پچھم طرف درہ خیبر اور درہ بولن کے درمیان افغانستان واقع ہو یہہ وہ ملک ہو کہ ہم اُسکی حالت اور اُسکے باشندوں کی کیفیت سے بخوبی واقف ہیں اس مقام پر مجھے گریٹ ڈیوک آف ولنگٹن کا یہہ فقرہ یاد آتا ہو کہ یہہ درحقیقت ایک وہ ملک ہو جسمیں اگر چھوٹی فوج ہو تو ماری جائے اور بڑی ہو تو بھوک کے مارے مرجائے ✦

جنوبی کوئٹہ سے میدان بلوچستان شروع ہوتا ہو اور کوئٹہ سے اسی رہ تک دو سو میل کی مسافت اُسکی ناپ لی گئی ہو مگر اس میدان کی سطح ہر مقام پر یکساں نہیں ہو ثابت ہوتا ہو کہ اسکی بلندی سمندر کی سطح پر چار ہزار فیٹ بلند ہو مگر بعض مقامات میں چھہ ہزار آٹھہ سو فیٹ تک بھی اسکی بلندی پہنچی ہو ✦

یہہ میدان مملکت برٹش سے بوجہ چند سہل گذار دروں کے متصل ہو جو ہمارے چند دوستوں کے قبضے میں ہیں - ممکن ہو کہ ایسے میدان کے کنارے ہم اپنے یورپین سپاہیوں کی فوجیں عمدہ طور سے قائم رکھہ سکیں کیونکہ یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہو اور فطری کیفیت کا بڑا لطف ہو اور یہہ فوج اسلئے تیار رہیگی کہ اگر ذرا بھی کھٹکا ہو تو فی الفور یہہ فوج کوئٹہ میں جمع کیجا سکے اور کوئٹہ درحقیقت ایک ایسا مقام ہوگا کہ اگر ریل جاری کیجائے - تو کراچی بندر سے صرف اڑتالیس گھنٹہ کے عرصہ میں پہنچنا ممکن ہوگا اور تین ہفتے کے عرصے میں خود لنڈن سے یہاں تک پہنچ جاینگی یہہ مقام اگر تیار ہوگیا - تو اس سے ہم بائیں طرف بھی اپنی بخوبی حفاظت کرلینگے کیونکہ کوئی فوج خواہ کیسی ہی بڑی کیوں نہ ہو مگر وہ مکران کے بیابانوں میں جو بلوچستان سے مغرب سمت واقع ہیں اور وسعت میں بحر ہند تک چلے گئے ہیں گذر کر ہرگز ہندوستان کی طرف نہیں بڑھ سکتی ✦

اب اُسکے بعد ہمکو چاہئے کہ ہم باقی ماندہ چار سو میل کی پنجابی سرحد کی حفاظت کریں جو متھن کوٹ اور پشاور کے درمیان واقع ہو اور سلسلہ کوہ سلیمان کے دامن کے کنارے کنارے بڑھتی ہوئی چلی گئی ہو میرا خیال ہو کہ اس سرحد پر برٹش گورنمنٹ کو بڑے مستحکم قلعے بنا دینا چاہئیں تاکہ مذکورہ ذیل دروں پر اُسکے ذریعے سے حکومت حاصل رہے مثلاً درہ متھن کوٹ و ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسمٰعیل خان و ڈیرہ بنوں و کوہاٹ و پشاور اور آخری درہ یعنی پشاور سے کل اُن راہوں کی نگرانی ہو سکتی ہو جو درہ خیبر سے نکلی ہیں اور اس سرحد کے نیچے جہاں دریاے سندھ ملتا ہو یہہ دریا کسی مقام پر پایاب نہیں ہو بلکہ نہایت مرتبہ عمیق ہو اور موسم گرما میں یہہ دریا کمال طغیانی پر ہوتا ہو اور اسکا پاٹ بہت بڑا ہوتا ہو حتیٰ کہ بعض مقامات میں تو یہہ حال ہو کہ اسکا پاٹ چار پانچ میل تک کا ہو یہہ رونق دار دریا ہو ایسا ممکن ہو کہ اسکی نگرانی اور حراست بہت سی آہنی توپوں اور نیز تارپیڈو کی کشتیوں سے کیجائے ✦

پشاور ہمارا دوہرا حفاظت گاہ ہو اگر داہنی طرف سے کوئی غنیم حملہ کرے - تو ہم بہت اچھی طرح سے اپنی حفاظت کرسکتے ہیں اور اس مقام پر ہم علاوہ قلعہ کے ایک بہت مضبوط چھاؤنی بھی بنا سکتے ہیں اور چونکہ ریل کی سڑک ہم اس مقام تک بنا چکے ہیں اسوجہ سے ہم جسوقت دیکھینگے کہ کوئی فوج درہ خیبر سے نکلتی ہو تو ہم فی الفور شمالی ہندوستان سے بڑے بڑے جتھے مدد کے حاصل کرسکیں گے اور ہمچو ایک وزارے جنگی اختیار کے بھاری فوجیں وہاں سے غنیم کے مقابلے کے لئے منگا سکینگے اور دوسری حد جو ہماری کوئٹہ کیطرف سے ہو اس راہ سے ہم براہ کراچی نہ صرف ہندوستان سے مدد منگا سکتے ہیں بلکہ براہ راست انگلنڈ سے بھی مدد حاصل ہو سکتی ہو - اسمیں شک نہیں کہ ہمکو لازم ہو کہ ہم اپنے تحصیلوں میں کل ایسا سرمایہ اور اسباب جو انگلنڈ اور ہندوستان ہمارے لئے مہیا کرسکتا ہو اور ان دونوں کے علاوہ جو ہماری اور معمورات سے سامان مہیا ہو سکتا ہو - ان عمدہ اور مناسب حالتوں میں میں خیال کرتا ہوں کہ ہم لوگ نہایت مطمئن رہ سکتے ہیں اور اپنی قوت کو نہایت اعلیٰ درجے پر پہنچا سکتے ہیں اور اگر لڑائی ہو جائے تو روس کو اجازت دے سکتے ہیں کہ جو خراب کام چاہے کرے ہمکو کچھہ پروا نہیں ہو ✦

راقم مضمون نے بعد اسکے قابل تسلیم دلیل سے

ثابت کیا ہو کہ مذکورہ بالا مقامات مستحکم کرلئے جاویں تو روس ہندوستان کیطرف کبھی رخ بھی نکرے مضمون نگار افغانستان میں روس کے آنیکی کچھہ پرواہ نہیں کرتا وہ لکھتا ہو کہ +

اَب میں صرف اسبات کو تصور کر کے انصاف پر محول کرتا ہوں کہ وہ خود انصاف کریگے بتا وے کہ آیا یہہ بات کسی طرح عقل میں آسکتی ہو کہ ایک ایسا امیر جو اپنی آبادی کو اچھی طرح سے روٹی نہیں کھلا سکتا جب اُسمیں روس کے مانند کوئی اتنا بڑا مہمان جائیگا تو اسکو وہ کیونکر کھلا سکیگا - اب دیکھنا چاہیئے کہ تھوڑے عرصے کے بعد ہم یہہ خیال کرینگے کہ روس نے تمام افغانستان پر قبضہ کرلیا مگر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر کل افغانستان روس کے قبضہ میں آبھی گیا تو روس کو کیا فائدہ ہوگا جہاں اور مفلس ومحتاج ملک اُسکے قبضہ میں ہیں وہاں ایک یہہ بھی ملک اُسکے قبضہ میں آجائیگا پھر بجز اسکے کہ اسکو ایک مفسدہ پرداز رعیت پر حکومت کرنا پڑے اور اس ملک کے انتظام میں زرِ خطیر صرف کرنا پڑے اور کیا چارہ کار ہو +

پس محقق مضمون نگار کی رائے سے واضح ہوا کہ سرحدی مقاموں کا مضبوط کرنا مقدم ہو اور افغانستان سے جھگڑوں میں پڑنا مناسب نہیں ہم بھی میجر صاحب کی اس عمدہ رائے کی تائید کرتے ہیں اور گو انگلستان کے ہر جگہ ٹانگ اڑا دینے سے یہہ بہتر ہو کہ سرحدی مقاموں کو مستحکم کرے مگر اسکے ساتھہ وہ تدابیر بھی چاہئیں کہ افغانستان برٹش کی حمایت میں رہے نکہ خدانخواستہ روس کی حمایت اسکو نصیب ہو اور پھر انگلستان کی حکمت عملی میں خامی رہجائے ہمکو امید ہو کہ اگر گورنمنٹ کو افغانی پالسی میں کسی ترمیم کی ضرورت ہوگی تو اب وہی پالسی اختیار کریگی جس سے ملک اور قوم کا فائدہ ہو + کوہ نور لاہور

سرکاری خبریں

سی - ای گلیڈسٹون صاحب بہادر کو ایسی تاریخ سے جب وہ اپنے عہدہ کا چارج دیویں تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی بجائے انکے ٹی - ٹی - ٹرورز صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج ملتان بطور قائمقام ڈپٹی کمشنر منٹگمری مقرر ہوئے ہیں +

خان بہادر مہدی خان صاحب قائمقام اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ گورداسپور اپنے حال کے فرائض سے سبکدوش ہو کر ملتان تبدیل ہونگے اور وہاں حسب منشاء ایکٹ عدالت ہائے پنجاب انہیں سب جج کے اختیارات اپیل عطا کئے جاوینگے +

مابعد رپورٹ موسم وصحت وفصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲۴ جون ۱۸۸۰ء

حصار بارش ۱/۲ انچ ہوئی - کاشت فصل خریف شروع ہوگئی ہو - نرخ اجناس گراں ہوتا جاتا ہو +

دہلی بارش ۱/۲ انچ ہوئی صحت اچھی ہو نرخ اجناس کسیقدر ارزاں ہوتا جاتا ہو +

انبالہ بارش ۹/۱۰ انچ ہوئی - صحت عام ہو - فصل ربیع سے دانہ نکالا جا رہا ہو - کاشت فصل خریف کے لئے طیاری شروع ہوگئی ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

جالندھر بارش ۲/۱۰ انچ ہوئی صحت عمدہ ہو نرخ اجناس قریبًا بدستور ہو +

فیروزپور بارش صدر میں ۹/۱۰ انچ ہوئی صحت عمدہ ہو قلبہ رانی فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

امرتسر خفیف سی بارش ہوئی صحت عمدہ ہو - کاشت فصل خریف شروع ہوگئی ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

سیالکوٹ بارش ۳/۱۰ انچ ہوئی - صحت عام ہو قلبہ رانی ہو رہی ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

لاہور صحت عام ہو - کاشت فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ اجناس قریبًا بدستور ہو +

ملتان بارش ۲/۱۰ انچ ہوئی صحت عمدہ ہو کاشت فصل خریف قریبًا ہو چکی ہو - نرخ اجناس قریبًا بدستور ہو +

راولپنڈی صحت عمدہ ہو کاشت فصل خریف ہو رہی ہو بارش کی ضرورت ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

شاہپور صحت عمدہ ہو - نرخ اجناس ارزان ہوتا جاتا ہو +

ڈیرہ اسمعیلخان صحت عمدہ ہو - نرخ اجناس ارزان ہوتا جاتا ہو +

پشاور صحت عمدہ ہو - نرخ اجناس بدستور ہو +

کیفیت عام

پنجاب کے جنوبی نصف حصہ میں خفیف سی بارش ہوئی صحت عموماً عمدہ ہو کاشت فصل خریف ہو رہی ہو - نرخ اجناس کم وبیش ہوتا رہتا ہو +

ڈبلیو - بی ڈنکورسی صاحب بہادر کو ۱۰ - جولائی ۱۸۸۰ء یا تاریخ مابعد سے جب وہ اپنے عہدہ کا چارج دیویں تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہو - بجائے انکے میاں ہری سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر - ڈیرہ اسمعیلخان کو تبدیل ہونگے اور بطور قائمقام اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہونگے +

میجر آر - ایس - رودبرٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کرنال کو ۸ - جولائی ۱۸۸۰ء یا ایسی اور کسی تاریخ سے جب جے - آر ڈرمنڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کسولی - انہیں کام سے سبکدوش کریں دو ماہ و ۲۸ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہو +

ایچ - ای - اے وکیفیلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہتک سب ڈویزن کسولی کا اہتمام لینے کے لئے مقرر ہونگے اور سید امیر علی صاحب منصف بجائے وکیفیلڈ صاحب کے بطور قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

کمشنر جھنگ مقرر ہوئے +

سی - اے - رو صاحب بہادر کے آیندہ ماہ اگست کی یکم تاریخ یا اسکے قریب رخصت سے واپس آنے پر سی - پی - گرڈن صاحب بہادر ڈویزنل جج لاہور کو دو ماہ و ۱۲ - یوم کی رعایتی رخصت پر جانے کی اجازت دی جاویگی +

بجاے الدداد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے جو رالپنڈی جاتے ہیں عبد اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - بنوں کو تبدیل کئے گئے ہیں +

سردار جرت سنگہ صاحب قائممقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب اب لاہور میں تعینات کئے گئے ہیں اور جگت کشور صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور بجاے محمد لطیف صاحب کے گورداسپور کو تبدیل ہوئے ہیں اور محمد لطیف صاحب بجاے خدا بخش صاحب کے - جو رخصت فرلو لینے سے پہلے عارضی طور پر بطور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع امرتسر تعینات کئے گئے ہیں - بطور اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیلخان مقرر ہوئے ہیں +

دوارکا ناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اپنی رخصت کے اختتام پر بجاے خدا بخش کے امرتسر میں تعینات کئے گئے ہیں +

اخبار اقوام غیر

وزارت کی مشکل

لنڈن ۲۳ - جون کنسرویٹو اور لبرل سرگروہوں کے درمیان جو مشکل لاحق تھی وہ حل ہوگئی - لبرلوں نے صاف الفاظ میں اطمینان دلا دیا کہ وہ گورنمنٹ کی مدد کرینگے +

جدید کیبنٹ

لارڈ کرین بروک پریوی کونسل کے لارڈ پریزیڈنٹ ارل آف ہاروبی مہر خاص کے لارڈ - ڈیوک آف رچمنڈ بورڈ تجارت کے پریزیڈنٹ مسٹر آرتھر بالفور لوکل گورنمنٹ بورڈ کے پریزیڈنٹ اور مسٹر سٹینہوپ کمیٹی کونسل تعلیم کے وایس پریزیڈنٹ مقرر ہوئے +

ہوس آف لارڈز

لنڈن ۲۲ - جون (شام) آج شام ہوس آف لارڈز نے مسودہ جدید تقسیم نشست کو آخری دفعہ پاس کر دیا اور اس کے بعد پنجشنبہ تک ہوس برخاست ہوا +

ہوس آف کامنس

ہوس آف کامنس نے کل تک اجلاس بند کیا کھلنے پر نئے احکام جاری ہوں گے +

جدید وزیر اعظم

لارڈ سالسبری ونڈسر میں پہنچگئے ہیں +

اسکندریہ کی قلعہ بند فوج

قرار پایا کہ تین رجمنٹوں کو بالائی مصر سے بلاکر عارضی طور پر اسکندریہ میں رکھا جاوے +

فارموسا خلو

فرانسیسیوں نے جزیرہ فارموسا کو خالی کر دیا ہے

انگلستان اور روس

بمبئی ۲۵ - جون نامہ نگار بمبئی گزٹ نے حسب ذیل پیغام تار برقی ارسال کیا ہو کہ وزارت سابقہ کے ساتھ پولیٹکل مقابلہ کرتے وقت لارڈ سالسبری اور لارڈ رینڈلف چرچل نے جو درشت زبانی رکھی تھی کی جو اُس نے سرحدی نامہ و پیام میں اختیار کی تھی اور روسی حرکات وسط ایشیا کی نسبت استعمال کی تھی اُس سے سینٹ پیٹرز برگ میں رنجیدگی ہوئی ہو اور بیان کیا جاتا ہو کہ روسی وزیر نے جواب طلب کیا ہو +

لارڈ سالسبری نے ارادہ کر لیا ہو کہ مسئلہ سرحد افغانستان کے متعلق جو انتظام روس کے ساتھ مسٹر گلیڈسٹون نے کیا تھا اسکو قائم رکھیں - سوائے تجویز ثالثی کے جو متروک کر دیجائیگی +

جدید وزارت

لنڈن ۲۵ - جون جدید وزارت نے حلف لیلی ہو آنریبل آر - بورک صاحب انڈر سکرٹری معاملات خارجیہ مقرر ہوئے ہیں +

لنڈن ۲۴ - جون سر ولیم ہارٹ ڈائیک صاحب آیرلینڈ کے چیف سکرٹری اور مسٹر ہنری چیپلن ڈچی آف لینکسٹر کے چانسلر مقرر ہوئے +

ڈبلن کے آرک بشپ

پوپ نے ڈاکٹر والش (نیشنلسٹ) کو ڈبلن کا آرک بشپ مقرر کیا ہو +

پیکین میں سفر

لنڈن ۲۴ - جون - مشتہر کیا گیا ہو کہ پیکین اور کوریا میں برٹش سفیر سر رابرٹ ہارٹ صاحب کو مقرر کیا گیا +

مصر

سر ایلیون بیرنگ صاحب کی بجاے مصر میں سر ڈرمنڈ ولف صاحب مقرر ہوئے +

موسم پنجاب

شملہ ۲۴ جون جنوبی نصف صوبہ میں خفیف بارش ہوگئی ہو - صحت عامہ عموماً اچھی ہو کاشت خریف جاری ہو - نرخ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہو +

فرانسیسی فوج مڈیغاسکر کیلئے

پیرس ۲۲ جون ۳ - ہزار فرانسیسی فوج کو مڈیغاسکر روانہ کرنے کے لئے اکمرہ نائبان کی کمیٹی نے ایک کروڑ ۲۰ - لاکھ فرنکس کے قرضہ کی منظوری دیدی +

حلوا کچوری پوری

جناب ایڈیٹر صاحب میں نہایت افسوس سے تحریر کرتا ہوں کہ کچوری حلوا پوری کا نرخ ارزانی وگرانی میں ایک ہی چلا جاتا ہو حالانکہ آپکے اخبار میں ایکدفعہ پہلے بھی شائع ہو چکا ہو کہ حلوائی لوگ ہمیشہ اپنے نرخ کو یکساں رکھتے ہیں۔ انکی طرف ممبران کمیٹی توجہ فرماویں مگر معلوم نہیں کیا باعث جو ممبران کمیٹی وحکام نے توجہ نہیں فرمائی۔ اب آپ خیال فرماویں کہ جن ایام میں نرخ چینی فی من عہ ونرخ روغن زرد فی من ؏ ونرخ میدہ فی من سے روپے تھا۔ تو حلوائی لوگ حلوا کچوری ۴ سیر فروخت کرتے تھے آجکل جو چینی فی من للعہ روپیہ میدہ فی من عاہ۔ روغن فی من عہ روپیہ ہو تو بھی حلوا کچوری کا نرخ وہی ہو طرفہ اسپر یہہ کہ کچوریوں کی وہ شکل ہو کہ گویا بجائے گھی کے انگور روغن تلخ میں تلا ہو جسکا باعث یہہ ہو کہ حلوائی لوگ ہمیشہ میلا گھی مقررہ نرخ سے ایک روپیہ فی من کم لاتے ہیں۔ شاید ہی ایک دو چار ہوں جو عمدہ گھی استعمال میں لاتے ہوں۔ پیٹھی ایک کچوری میں اسقدر لگاتے ہیں کہ تین حصہ پیٹھی اور ایک حصہ میدہ کیونکہ پیٹھی نیم آنہ سیر پختہ ملتی ہو حلوے کا یہہ حال ہو کہ گھی کا نام و نشان نہیں پیٹھی بنا کر ایک تھال میں جمع کیا ہوا ہو بعض حلوائیوں کے ہاں تو باسی حلوا جو فروخت سے بچ رہتا ہو دوسرے روز اسکو پھر فروخت کرتے ہیں اگر پھر بھی باقی بچ رہے تو تیسرے دن تھوڑا سا تازہ بنا کر اسمیں ملا کے فروخت کرتے ہیں کوئی نہیں پوچھتا کیا ہو کیا نہیں جبصورت میں ہر ایک اشیا خوردنی کا نرخ مقرر کیا جاتا ہو تو پھر کیا وجہ جو انکا نرخ روزمرہ یا ہفتہ وار کیوں نہیں بدلا جاتا۔ جو حلوا کچوری خصوصاً امرتسر لاہور جالندھر میں آجکل ۳ یا ۳ سیر فروخت ہوتا ہو انکے نزدیک لودیانہ کا حلوا کچوری ایک آنہ سیر فروخت ہونیکے قابل ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری اس تحریر پر ضرور بالضرور ممبران کمیٹی۔ وحکام بالادست توجہ فرماوینگے

راقم
حلوا کچوری کھانے والا

لودیانہ

برسات شروع ہو دو تین بارشیں خوب زور شور سے ہوئیں اور گرمی کی اب بالکل شکایت نہیں ہو ٹھنڈی ہوا چلتی ہو۔ عوارض موسمی کی کچھ شکایت نہیں ہو سنا گیا ہو کہ ایک خاکروبہ جالندھر کی جو لودیانہ میں بیاہی ہوئی تھی کسی سبب سے شہر جالندھر میں جاکر مسلمان ہو گئی اور پھر ہفتہ گذشتہ میں یہاں چلی آئی۔ لودیانہ کے خاکروبوں نے کسی باعث سے یہہ سمجھا کہ اسکو کسی چھجو والے نے ترغیب دیکر مسلمان کرایا ہو چنانچہ شہر کے خاکروبوں نے پنچایت کرکے یہہ تجویز کری کہ کوئی خاکروب کسی چھجو والے کے نہ جاوے اور جو کوئی جاوے تو جرمانہ دیوے ورنہ برادری سے خارج کیا جاوے۔ تین روز تک ایسا ہی رہا اور چھجو والے تنگ ہوگئے آخر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی پیشگاہ میں فریاد ہوئی پھر نہ معلوم کس بنا پر خاکروبوں کی پنچایت نے فیصلہ کیا اور راضی ہو گئے۔ اتفاق عجب چیز ہو +

خبر ہو کہ جناب منشی محمد عقیل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بعہدہ اپنے اصلی یعنی سپرنٹنڈنٹی بندوبست ضلع انبالہ میں تشریف لیجاوینگے اور بجائے صاحب موصوف کے جناب منشی درگا پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یہاں تشریف لاوینگے +

۲۹ جون کو جو جنرل میونسپل کمیٹی کا جلسہ ہوا تھا بعد دیگر معاملات کے فیصل ہونیکے جناب ماسٹر مولراج صاحب وائس پریسیڈنٹ نے یہہ بھی تذکرہ کیا تھا کہ شہر میں دودھ ناقص فروخت ہوتا ہو اور پانی ملایا جاتا ہو اور چند مرتبہ بالائی اتاری جاتی ہو۔ ہمکو معلوم ہوا ہو کہ جناب ماسٹر صاحب بھی اسکی انسداد میں بڑے سرگرم ہیں یقین ہو صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی اس معاملہ پر ضرور غور فرماوینگے +

شہر لودیانہ کا دودھ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں سلامت +

تسلیم۔ آپکے اخبار نور افشاں میں جو ایک شیر خوار نے لکھا ہو کہ کیوں پنجاب کے دیگر شہروں سے یہاں دودھ ساڑھے دس سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہو اسکے جواب میں عرض کیا جاتا ہو کہ شیر خوار مذکور نے یہہ خیال نہیں کیا ہو کہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں ہرگز یہہ دستور نہیں ہو کہ دودھ پر سے دو دو تین تین دفعہ بالائی اتاریں بلکہ عام قاعدہ ہو کہ دودھ پر سے بالائی نہیں اتارتے ہیں اور جسپر سے اتار لیتے ہیں تو اس دودھ کو فروخت نہیں کرتے بلکہ اسکی دہی جماتے ہیں۔ دور مت جاؤ قصبہ جگراؤں میں دیکھ لو کہ اگر کوئی چاہے کہ بالائی سیر دو سیر لینا چاہے تو ہرگز نہیں مل سکتی ہو اور دودھ بھی ارزان ہو میں خیال کرتا ہوں کہ لودیانہ کے شیر فروش ضرور دودھ میں بڑی کاریگری کرتے ہیں کہ جس سے بالائی بہت جمتی ہو اور وہ بالائی نقصان کا باعث ہوتی ہو اور دودھ اور بھی جس میں زیادتی بالائی کا مصالح ڈالا جاتا ہو خراب ہوتا ہو +

اگر اس معاملہ میں خواجہ احسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ شہر لودیانہ ذرا بھی توجہ کریں تو دودھ بھی ارزاں ہو سکتا ہو اور بالائی کے اتارنے میں کچھ آمیزش بھی نہ ہوگی امید ہو کہ خواجہ صاحب ضرور توجہ فرماوینگے +

راقم شیر خوار کا معاون از لودیانہ +

نور افشاں معاون صاحب نے بہت عمدہ تجویز بتائی ہو ہم بھی امید کرتے ہیں کہ ضرور اگر خواجہ صاحب اہل ہنود واہل اسلام کی ایک کمیٹی یا صرف ایک جلسہ کرکے کچھ انسداد کریں تو ممکن ہو کہ دودھ کے نرخ میں سستی ہو اور بالائی اور دودھ میں ہرگز کچھ اختراع نہ ہوگا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری۔ سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا +